حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● کتاب: ''فیضانِ آزاد'' مرتب: جاوید اختر بھٹی

ضخامت: ۱۷۶ صفحات قیمت: ۱۲۰ روپے

ناشر: دارالکتاب، کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

معروف افسانہ نگار، ادیب، نقاد اور محقق جناب جاوید اختر بھٹی کی مرتب کردہ کتاب ''فیضانِ آزاد'' میرے سامنے ہے۔ اس کتاب کا خوبصورت گیٹ اپ ہی قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

ہمارے ہاں کالجز اور یونیورسٹیز میں نصاب مرتب کرنے والے بعض ایسے فاضل پروفیسرز ہیں جو اردو ادب کی ایسی نام ور ہستیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جس سے ان شخصیات کو تو خیر کیا نقصان پہنچنا ہے، طلباء کی ادب شناسی کو ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ مثلاً بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں ایم اے اردو کا تیسرا پرچہ اسلوب (Stylistic) کا ہے۔ جس میں نام ور صاحب طرز انشاء پردازوں کا تنقیدی مطالعہ شامل ہے لیکن اس فہرست میں مولانا ابوالکلام آزاد اور چودھری افضل حق جیسے کئی نام ور صاحب طرز انشاء پردازوں کی بجائے سجاد انصاری اور علی عباس جلال پوری کو شامل کیا گیا ہے۔ جلالپوری بڑا فلسفی ہے لیکن صاحب طرز انشاء پرداز ہونا ہماری سمجھ سے بالا ہے اور سجاد انصاری کی فقط یہ ''خوبی'' کہ اس نے عقیدۂ آخرت کا مذاق اڑایا ہے۔ صاحب طرز انشاء پرداز ہونے کے لیے کافی ہے حالانکہ اس نے خود مولانا آزاد کی نثر کو اس طرح خراجِ عقیدت پیش کیا ہے:

> ''میرا عقیدہ ہے کہ اگر قرآن نازل نہ ہو چکا ہوتا تو
> مولانا آزاد کی نثر اس کے لیے منتخب کی جاتی یا اقبال کی نظم''
> (محشر خیال)

بے شک جناب جاوید اختر بھٹی کا نام ملتان کے ترقی پسند ادیبوں کی فہرست میں نمایاں ہے لیکن وہ ادب کی ایسی نام ور شخصیات سے اس طرح کا تعصب نہیں رکھتے۔ جس طرح کا محدود مطالعہ رکھنے والے اکثر ادباء رکھتے ہیں۔ جاوید اختر بھٹی نہ تو مدرسانہ ضرورتوں کے تحت لکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی زندگی میں اگلے گریڈ کی جستجو کے لیے تحقیق کرتے ہیں نہ ہی اردو ادب کی ترقی کے لیے بنائے گئے اداروں میں کرسی حاصل کرنے کے لیے لکھتے ہیں۔ بلکہ صرف اپنے ذوق کی تسکین کے لیے ادب کی خدمت کرتے ہیں۔

جاوید اختر بھٹی کا یہ انتخاب آزاد شناسی کے لیے نہایت کارآمد ہے۔ ''فیضانِ آزاد'' کے پہلے ایڈیشن کی اس قدر پذیرائی ہوئی کہ انہیں دوسرا ایڈیشن اضافے کے ساتھ شائع کرنا پڑا۔ بلکہ اس انتخاب سے ان کی اس قدر حوصلہ افزائی ہوئی ہے کہ اب انہوں نے اردو کے کلاسیکل شعراء کے کلام کے انتخاب بھی شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ اور یہ اس وقت تک شائع کرتے رہیں گے جب تک کہ عام انتخابات نہیں ہو جاتے۔

جاوید اختر بھٹی نے ''فیضانِ آزاد'' میں مولانا آزاد کے خوبصورت نثر پاروں اور بہترین شاعری کا انتخاب پیش کیا ہے۔ بھٹی صاحب نے مولانا آزاد کی نثر کو مختلف عنوانات کے تحت پیش کیا ہے۔ مثلاً ''فلسفہ و مذہب، تاریخ و سیاست، لسانی مباحث، ماضی کے جھروکے سے'' اور دیگر موضوعات جو مرتب کی محنت اور عرق ریزی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اسی طرح شروع میں مولانا آزاد کا سوانحی خاکہ سن وار پیش کیا ہے جو اُن کی تحقیقی کاوش کا عکاس ہے۔ اس کے علاوہ برعظیم پاک و ہند کی ایسی بیس نامور ہستیوں کی آراء بھی پیش کر دی ہیں جو ادب اور سیاست میں بلند مقام رکھتی ہیں۔ مرتب نے شورش کاشمیری، ساغر نظامی، ساغر صدیقی اور جگن ناتھ آزاد کے مولانا آزاد کے لیے منظوم خراجِ عقیدت کو بھی شامل کتاب کیا ہے لیکن سب سے اہم کتاب کا انتساب ہے جو جاوید اختر بھٹی کی حریتِ فکر، سامراج دشمنی، علم دوستی اور آزاد سوچ کی عکاسی کرتا ہے:

''مولانا ابوالکلام آزاد سے بے پناہ
محبت اور عقیدت رکھنے والے
ایک عظیم انسان ''شاہ جی''
(سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)
کے نام''

اس خوبصورت مجلد کتاب کی پشت پر وہ تحریر پیش کی ہے جو ''روشنی کے سفر'' کے نام سے دیباچے کے طور پر لکھی گئی ہے۔ اس خوبصورت تحریر میں مرتب نے مولانا آزاد کی نثر کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔ اوپر چوکھٹے میں مولانا آزاد کی تصویر ہے۔ میرے خیال میں یہاں جاوید اختر بھٹی کی تصویر ہونی چاہیے تھی کہ نیچے تحریر انہی کی ہے۔ لیکن جاوید اختر بھٹی اپنی تصویر شائع کرانے کے شوقین ہیں نہ شہرت کے۔ وہ ایک مخلص اور بے لوث ادیب ہیں۔ وہ گمنامی میں رہ کر نثر ادِنو کو نامورں سے متعارف کرانے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

یہ کتاب دارالکتاب لاہور یا بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان میں مل سکتی ہے۔ اہل ذوق کے لیے اس کتاب کی قیمت ۱۲۰ روپے کچھ بھی نہیں۔

(تبصرہ: محمود الحسن قریشی)